Dr. Rizwana Perween

R.N College Hajipur Vaishali

B.A Part -II (Urdu)

Topic- Munshi Premchand ki Afsana Nigari.

Date: 19-10-2020

Time:- 9:40 - 9:50 AM

کرشن چندر بحیثیت افسانہ نگار

کرشن چندر کا مقام اردو کے افسانہ نگاروں میں ایسا ہے جیسے نظام شمسی میں ماہتاب برصغیر کے علاوہ روس اور یورپ تک ان کی شہرت تھی اردو ادب میں منشی پریم چند کے بعد کرشن چندر نے اپنے افسانوں کی دھاک بٹھا دی تھی ان کے ہم عصر سعادت حسن منٹو، عصمت چغتائی، راجندر سنگھ بیدی، محمد حسن عسکری، اوپندر ناتھ اشک وغیرہ تھے۔ کرشن چندر نے ابتدا میں انگریزی میں لکھنا شروع کیا تھا۔ اردو میں "جہلم میں ناؤ پر" افسانہ لکھ کر شہرت دوام حاصل کر لی۔

کرشن چندر ایسے افسانہ نگار تھے جنہوں نے خود کو کسی خاص موضوع یا دائرے تک محدود نہیں رکھا۔ اور نہ کوئی خاص رنگ اختیار کیا ہر افسانہ میں اپنا انداز الگ رکھا۔ کرشن چندر نے انسان دوستی، بین الاقوامیت اور آفاقیت پر زور دیا وطنیت اور قومیت کے محدود دھاروں سے الگ رکھا۔ سرمایہ داری کے خلاف لکھا مظلوم اور دبے ہوئے عوام سے ہمدردی کو اپنے افسانوں کی اساس بنایا کرشن چندر کے ابتدائی افسانوں میں رومانیت کا انداز ہے پھر قومی انداز آیا اور بعد میں ان کا جھکاؤ سوشلزم اور مارکسزم کی جانب ہو گیا۔ آخر میں ان کے افسانوں میں سیاسی رجحان پیدا ہو گیا۔ ہندو مسلم خونی فسادات سے متاثر ہو کر "ہم وحشی ہیں" "پشاور ایکسپریس" سماجی نابرابری کو موضوع بنا کر "کالو بھنگی" اور "مہالکشمی کا پل" جیسے شاہ کار افسانے دیے ہیں۔

شروع میں کرشن چندر کا ادب اور سیاست کی طرف رجحان تھا اور وہ انگریزی میں لکھا کرتے تھے۔ وہ اپنے کالج کی میگزین کے ایڈیٹر رہے۔ بعد میں پروفیسر سنت سنگھ کے ساتھ مل کر انگریزی رسالہ "دی ناردن ریویو" شائع کیا۔ پھر ایک انگریزی ماہنامہ "دی ماڈرن گرل" شائع کیا۔ اسی زمانے میں اُن کے انگریزی مضامین اُس زمانے کے مشہور اخبار "دی ٹریبیون" میں شائع ہوتے رہے۔ اسی دوران انھوں نے اردو افسانہ نگاری کی طرف توجہ دی اور ان کا مشہور افسانہ "جہلم میں ناؤ پر" شائع ہوتے ہی انھیں ملک گیر شہرت حاصل ہو گئی۔ اُن کا اردو میں شائع ہونے والا پہلا افسانہ "یرقان" ہے جو "ادبی دنیا" میں شائع ہوا لیکن انھیں شہرت اُن افسانہ "جہلم میں ناؤ پر" سے حاصل ہوئی جسے ادبی حلقوں میں بے حد پسند کیا گیا جو اُن کے افسانوں

کے پہلے مجموعہ "طلسمِ خیال" میں شامل ہے۔ دنیا میں بہت کم ایسے فنکار گزرے ہیں جنھیں صرف ایک افسانہ کی وجہ سے ملک گیر شہرت حاصل ہوئی ہو۔ کرشن چندر "جہلم میں ناؤ پر" لکھ کر راتوں رات اُردو کے صفِ اول کے افسانہ نگاروں میں شامل ہو گئے۔ اس کے بعد انھوں نے اُردو ادب کو بے شمار افسانے عطا کئے۔

کرشن چندر کا نام اردو زبان کے افسانہ نگاروں میں بلند قامت ہے۔ انھوں نے اپنے افسانوں اور ناولوں میں انشاء پردازی کے بہترین نمونے چھوڑے ہیں۔ کرشن چندر ایک حساس فنکار ہونے کے ناطے قومی اور بین الاقوامی واقعات کا اثر پوری طرح قبول کر کے اپنے افسانوں کے ذریعہ اس کا اظہار کرتے تھے۔ کرشن چندر کے اپنے افسانے میں پلاٹ کی کمی محسوس نہیں ہوتی کرشن چندر کو بلاشبہ عہد ساز افسانہ نگار کہا جا سکتا ہے کہ کرشن چندر ترقی پسند افسانہ نگاروں کے آئیڈیل اور اردو افسانہ نگاری کے امام کہے جا سکتے ہیں۔

کرشن چندر کے افسانے جو انسانی زندگی میں خاص اہمیت رکھتا ہے اور یہی موضوع کرشن چندر کا زبردست مرتبہ ہے۔ وہ زندگی کو کس نظر سے دیکھتے ہیں اور کیوں سنوارنا چاہتے ہیں اس سلسلے میں ان کا ایک افسانہ "زندگی کے موڑ پر" بہت پسند کیا گیا ہے ان کے افسانوں کے مجموعے متعدد ہیں لیکن وہ مجموعے جن کے افسانے ان کے ذہنی ارتقاء کو ظاہر کرتے ہیں۔ "ٹوٹے ہوئے تارے" "نظارے" اور "ہم وحشی ہیں" شاہکار افسانے ہیں۔

کرشن چندر اردو زبان کے سب سے بڑے افسانہ نگار ہیں۔ کچھ لوگ ان کے مقابلہ میں راجندر سنگھ بیدی کو بڑا افسانہ نگار قرار دیتے ہیں۔ لیکن اکثریت کی رائے میں کرشن چندر ہی اُردو کے سب سے بڑے افسانہ نگار تھے۔ ایک بار اُردو کے ایک معتبر ادبی جریدے نے برصغیر کے ممتاز ادیبوں اور نقادوں سے اس بارے میں رائے طلب کی تھی جس پر ادیبوں کی اکثریت نے کرشن چندر کو اُردو کا سب سے بڑا افسانہ نگار قرار دیا تھا۔ اس میں شبہ نہیں کہ راجندر سنگھ بیدی بھی بہت بڑے افسانہ نگار ہیں اور انھوں نے گزشتہ چند برسوں کے دوران اُردو ادب کو شاہکار افسانے دیے ہیں۔ لیکن کرشن چندر کے افسانوں میں موضوع اور ہیئت کی جو رنگارنگی اور تنوع ہے وہ راجندر سنگھ بیدی کے افسانوں میں نہیں ہے۔